نقش آغاز　　　　راشد الحق سمیع حقانی

پاکستانی افواج کا عراق بھیجنے کا فیصلہ اخلاقی، شرعی اور قانونی لحاظ سے ناجائز ہے

گزشتہ دنوں امریکی فوج کے اعلیٰ ترین عہدیدار جنرل مائر نے ہندوستان و پاکستان کا نہایت اہم دورہ کیا۔ اور اس نے ہندوستان و پاکستان کے حکمرانوں کو اس بات پر قائل کرنے کے لئے بڑا زور ڈالا کہ وہ اپنے ممالک کی افواج عراقی عوام کی مزاحمت کچلنے کے لئے فوری روانہ کریں۔ لیکن غیر مسلم ملک ہندوستان نے تو امریکہ کے اس ناجائز دباؤ اور مطالبے کو یکسر مسترد کر دیا اور جنرل مائر کو دہلی سے خالی ہاتھ واپس بھیج دیا۔ لیکن عالم اسلام کے قلعہ پاکستان کے امریکہ نواز اور میر جعفر و میر صادق کے جانشین حکمرانوں نے حسب سابق اور حسب روایت امریکہ کا یہ مطالبہ بھی در پردہ منظور کر لیا ہے اور دو بریگیڈ فوج بھیجنے کا حتمی فیصلہ بھی ہو چکا ہے اور دیگر انتظامات بھی راتوں رات مکمل ہو گئے ہیں۔ اب صرف ان پر اٹھنے والے اخراجات کے معاملے پر سودا بازی جاری ہے۔ باقی ہر قسم کے ''معاملات'' طے ہو چکے ہیں۔ اب جلد ہی بدقسمت پاکستانی قوم یہ نگاہ شکن منظر دیکھے گی کہ افواج پاکستان کے جانباز دستے عراق میں قابض یہود و نصاریٰ یعنی امریکی افواج کی حفاظت اور عراقی مسلمانوں کے جذبہ آزادی کو کچلنے کے لئے جہازوں میں رواں دواں ہوں گی۔

ع　　حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

افسوس! صد افسوس!! کہ شاندار مسلم روایات رکھنے والی مجاہد افواج پاکستان کو ایک فوجی سپہ سالار حکمران ہی کرایہ کی فوج کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے اور ان کے جذبہ ایمانی، مجاہدانہ کردار، شوقِ شہادت اور غلبہ اسلام کی آرزو کو چند ڈالروں کے عوض فروخت کرنے کا سودا کر رہا ہے۔ ع　قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

یہ مذکورہ بالا تجزیہ محض قیاس آرائی یا افواہ سازی کی بناء پر نہیں کیا گیا بلکہ یہ ٹھوس زمینی حقائق پر مبنی ہے اور جنرل مشرف کے اس شرمناک فیصلے کیلئے کسی دلیل یا حجت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کے ماضی کے تباہ کن فیصلے اور اقدامات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اس نے ایک بار پھر پاکستان کے ماتھے پر بدنامی کا داغ لگانے کا پکا تہیہ کر لیا ہے دوسری طرف اس احمقانہ فیصلہ کے خلاف پوری قوم نہ صرف ڈٹی ہوئی ہے بلکہ خود افواج پاکستان اور جی ایچ کیو میں بھی کافی بدمزگی اور اختلاف پایا جاتا ہے۔ جو استحکام پاکستان کے لئے ایک خطرناک علامت بھی ہے۔ دینی

جماعتوں کے مثالی اتحاد متحدہ مجلس عمل نے بھی اس حساس مسئلے کی طرف بروقت توجہ کی اور ایل ایف او کے مسئلے پر ان کی اٹکی ہوئی سوئی پاکستان کے عوام ان کے مسائل کے حل اور امت مسلمہ کی زبوں حالی کی طرف بھی پھر گئی ہے جو کہ خوش آئند امر ہے۔ متحدہ مجلس عمل کے اکابرین کی توجہ اس حساس مسئلے کی جانب مبذول کرانے کے لئے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے اپنے اور پاکستانی قوم کے خیالات نہایت ہی درددل کے ساتھ ان کے سامنے پیش کئے کہ اس مسئلہ کا فوری طور پر آپ حضرات نوٹس لیں اور اس کا کوئی موثر تدارک بھی سوچیں ورنہ پوری دنیا اور بالخصوص امت مسلمہ میں اس فیصلے سے پاکستان اور افواج پاکستان کا نہایت ہی برا تاثر قائم ہوگا اور پاکستانی قوم کی رہی سہی خود داری اور پہچان بھی داؤ پر لگ جائے گی۔ چنانچہ متحدہ مجلس عمل نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں ایک نورکنی جید علماء کرام و مفتیان عظام کی کونسل بنائی۔ جو اس مسئلہ کا شرعی جائزہ لے۔ کونسل میں پاکستان کے چوٹی کے علما اور مفتی حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ یہ اجلاس 12 اگست 2003 کو اسلام آباد میں مولانا سمیع الحق صاحب کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا اور اس میں تمام ارکان نے اپنی اپنی قیمتی آراء پر مبنی تحقیقات و تجاویز کمیٹی کے سامنے پیش کیں بعد ازاں ان تمام آراء کو یکجا کر کے ان کا ایک جامع خلاصہ تیار کیا گیا اور اس پر تمام مسالک کے علماء کرام نے اپنے دستخط ثبت کئے۔ پھر 14 اگست کو مجلس عمل کے روالپنڈی میں منعقدہ عظیم الشان جلسہ عام میں اس تاریخ ساز فتویٰ کو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے پڑھ کر سنایا۔ اس فتویٰ کی گونج نہ صرف پاکستان میں سنائی دی گئی بلکہ عالمی میڈیا اور خصوصاً عالم عرب کے نشریاتی اداروں نے تو سب سے بڑھ کر اس کو اجاگر کیا۔ اس تاریخ ساز فتویٰ سے ارباب حکومت کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی اور ان کے طے شدہ معاملات درہم برہم ہوتے نظر آنا شروع گئے ہیں۔ اور خصوصاً جن خاندانوں سے فوجی عراق کی بھٹی میں جھونکنے کے لئے حکومت بھیج رہی تھی ان کی آنکھیں بھی کھل گئی ہیں۔ لیکن اب بھی حکومت کے مکروہ عزائم مکمل ختم نہیں ہوئے اور وہ اب اقوام متحدہ کی منظوری کا سٹیکر لگا کر اپنے فوجیوں کو ظالم امریکیوں کی حفاظت کے لئے بھجوانے کا بندوبست کررہے ہیں۔ پاکستانی قوم علمائے کرام اور متحدہ مجلس عمل کو حکومت کے یہ خطرناک عزائم خاک میں ملانے کے لئے بھرپور سیاسی جدوجہد بھی کرنی چاہیے۔ تب ہی ان کے آگے بند باندھا جائے گا۔ ورنہ امریکی محبت اور اس کی غلامی کے نشے میں دھت حکمران یہ شرمناک جسارت بھی کرڈالیں گے۔ جیسا کہ ماضی میں انہوں نے طالبان اور افغانستان کے مسئلہ پر اختیار کیا۔ لیکن حالات اور واقعات نے تھوڑے ہی عرصے بعد یہ ثابت کردیا کہ حکمرانوں نے گھاٹے کا سودا کیا تھا۔ اور وہی افغانستان جہاں پاکستان دوست حکومت قائم تھی اب وہاں پاکستان دشمن حکومت قابض ہے اور وہ ہندوستان کی مکمل گرفت میں ہے۔ اسی لئے پہلی دفعہ پاکستان کی مغربی سرحدیں مکمل طور پر غیر محفوظ ہوگئیں ہیں اور آئے دن شمالی اتحاد اور امریکی افواج پاکستان کے علاقوں میں داخل ہوکر حملہ آور ہورہی ہیں۔ اور پاکستانی حکمران بھیگی بلی کی طرح کونے میں دبکی ہوئی ہے۔ اگر

حکمرانوں نے اس بار بھی امریکہ کا کہا مان لیا تو یہ ماضی سے بھی بڑھ کر گھاٹے کا سودا ثابت ہوگا

(۱) اس اقدام سے سارے عالم اسلام میں پاکستان کے خلاف نفرت مزید پھیل جائے گی۔

(۲) اقوام عالم میں افواج پاکستان کی حیثیت کرائے کے فوجیوں کی سی ہو جائے گی۔

(۳) عراق میں پاکستانی فوج کو ناقابل یقین حد تک جانی نقصان بھی اٹھانا پڑے گا۔

(۴) عراق اور خصوصاً عربوں کے دل میں پاکستانیوں کے لئے کوئی قدر و منزلت باقی نہیں رہے گی۔

(۵) کشمیر کے متعلق پاکستان کا یہ دیرینہ موقف بھی ختم ہو کر رہ جائے گا کہ وہاں پر ہندوستانی افواج تحریک آزادی کو کچل رہی ہے جبکہ دوسری جانب پاکستان خود عراقیوں کی جدوجہد آزادی کو کچلنے میں امریکہ کا ساتھی بن رہا ہے

پوری دنیا جانتی ہے کہ عراق کے مسئلے پر امریکہ نے جو غلط موقف اختیار کیا تھا وہ عراق پر قبضہ کرنے کے بعد ہر طرح سے غلط ثابت ہوا نہ وہاں پر خطرناک ہتھیار ملے اور نہ ہی ایٹمی و کیمیاوی ذخائر۔ پھر امریکہ نے اس اقدام کو عراقیوں کی آزادی کی جنگ قرار دیا تھا لیکن حقیقت میں عراق کی آزادی' خود مختاری' اقتصادیات اور اس کی تہذیب وتمدن پر امریکہ نے غلامی کی سیاہ چادر مسلط کردی ۔

اب ہر روز وہاں پر غیرت مند عراقی امریکیوں پر تابڑتوڑ حملے کر رہے ہیں اور امریکہ کے مکروہ عزائم میں یہ چٹان کی طرح حائل ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اس غیر متوقع صورتحال سے حواس باختہ ہو کر امریکہ اپنی مدد کے لئے اقوام عالم اور خصوصاً عالم اسلام و پاکستان کو شامل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جب اسی عالم اسلام اور پوری دنیا نے عراق پر امریکی حملے رکوانے کے لئے صدائے احتجاج بلند کی تھی تو امریکہ نے نخوت و تکبر میں آکر یہ فرعونی حکم صادر کیا تھا کہ مجھے کسی کی مدد نہیں چاہیے' میں تنہا ہی عراق کو نپٹ لوں گا تو اب عراقی دلدل میں دھنس جانے کے بعد یہ کس منہ سے عالم اسلام اور دنیا سے تعاون اور مدد کا متمنی ہے؟

ظالم امریکہ کا اب جو بھی ساتھ دے گا وہ بھی اس کے ساتھ اس گناہ اور انجام بد میں برابر کا شریک ہوگا۔ قرائن اور فلکِ پیر تو یہی بتلا رہے ہیں کہ افغانستان اور عراق کی دلدل اسے کہیں کا نہیں چھوڑے گی۔ خود امریکہ کے گھر میں بھی اندھیروں اور خوف کے اندوہناک بادلوں کا منڈلانا شروع ہو گیا ہے۔ جو کہ ابھی شروعات ہیں:

حادثہ وہ جو ابھی گردش افلاک میں ہے عکس اس کا مرے آئینہ ادارک میں ہے

ہم اس تاریخ ساز موڑ پر شرعی کونسل کے علمائے کرام و مفتیان عظام' متحدہ مجلس عمل کے اکابرین اور خصوصاً حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ' حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ' حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ' حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب مدظلہ' حضرت مولانا سیف اللہ حقانی مولانا عبدالمالک صاحب' علامہ سید حسن رضا نقوی' مولانا عبدالرزاق' مولانا مفتی مختار اللہ کو صدائے حق بلند کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔